روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
سوموار 25 فروری 2013ء 14 ربیع الثانی 1434 ہجری 25 تبلیغ 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 45

تین دعائیں

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا :

تین دعائیں بلاشک قبول ہوتی ہیں۔مظلوم کی دعا،مسافر کی دعااور باپ کی دعا بیٹے کیلئے دعا۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب ما ذکر فی دعوۃ المسافر)

ارشادات عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔یارسول اللہؐ مجھے سیر وسیاحت کی اجازت دیجئے۔آپؐ نے فرمایا۔میری امت کی سیروسیاحت اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد ہے۔

(سنن ابو داؤد کتاب الجهاد باب فی النهی عن السیاحة حدیث نمبر2127)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک آدمی آیااور عرض کیا۔اے اللہ کے رسول!میں سفر پر جانا چاہتا ہوں۔آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔آپؐ نے فرمایا۔اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔جب بھی بلندی پر چڑھو تکبیر کہو۔جب وہ آدمی روانہ ہوا تو آپؐ نے دعا کی۔اے اللہ!اس کی دوری کو لپیٹ دے(یعنی اس کا سفر جلد طے ہو)اوراس کا سفر آسان کردے۔

(ترمذی کتاب الدعوات مایقول اذا ودع انساناً حدیث نمبر3367)

حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب تین آدمی سفر پر جائیں تو اپنے میں سے کسی ایک کو اپناامیر مقرر کرلیں۔

(ابوداؤدکتاب الجهاد باب فی القوم یسافرون حدیث نمبر:2241)

حضرت انسؓ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔کہ جوشخص گھر سے نکلتے ہوئے یہ دعا پڑھے بسم اللّٰه توکلت علی اللّٰه لاحول ولا قوة الا باللّٰه پڑھے تو شیطان اس سے دور ہوجاتا ہےاوراسے کہاجاتا ہے تیرے لئے یہ(دعا)کافی ہے۔تجھے ہدایت دی گئی اورتو بچایا گیا۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذا خرج من بیته حدیث نمبر:3348)

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھر سے نکلتے ہوئے یہ دعا کرتے تھے۔اللہ کے نام کے ساتھ میں گھر سے باہر نکلتا ہوں۔میں نے اللہ پر توکل کیا۔اے اللہ!ہم تیری پناہ میں آتے ہیں۔اس بات سے کہ ہم کوئی لغزش کھائیں یا گمراہ ہوں یاکسی پرظلم کریں یاہم پرظلم کیا جائے یاہم جہالت یانافرمانی کی کوئی بات کریں یاہمارے خلاف کوئی جہالت کی جائے۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات حدیث نمبر3349)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ الوداع کہتے ہوئے یہ دعا کرتے۔میں تجھے تیرے دین،امانت اوراعمال کے انجام کواللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذا ودع انساناً حدیث نمبر:3365)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بوقت الوداع رسول اللہ ﷺ کی یہ دعا بیان کی ہے۔

اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا زادراہ عطا کرے۔اللہ تیرے گناہ تجھے بخشے اور جہاں بھی تو ہو تیرے لئے خیر آسان کردے۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذا ودع انساناً حدیث نمبر3366)

طریق تقویٰ یادگار رہا

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"میرے پڑ دادا صاحب موصوف یعنی مرزا گل محمد نے ہچکی کی بیماری سے جس کے ساتھ اور عوارض بھی تھے وفات پائی تھی۔بیماری کے غلبہ کے وقت اطباء نے اتفاق کر کے کہا کہ اس مریض کے لئے اگر چندروز شراب کو استعمال کرایا جائے تو غالباً اس سے فائدہ ہوگا مگر جرأت نہیں رکھتے تھے کہ ان کی خدمت میں عرض کریں۔آخر بعض نے ان میں سے ایک نرم تقریر میں عرض کردیا۔تب انہوں نے کہا کہ اگر خدا تعالیٰ کو شفا دینا منظور ہوتو اس کی پیدا کردہ اور بھی بہت سی دوائیں ہیں،میں نہیں چاہتا کہ اس پلید چیز کو استعمال کروں اور میں خدا کے قضاء وقدر پر راضی ہوں۔آخر چندروز کے بعد اسی مرض سے انتقال فرما گئے۔موت تو مقدر تھی مگر یہ ان کا طریق تقویٰ ہمیشہ کیلئے یادگار رہا کہ موت کو شراب پر اختیار کرلیا۔"

(کتاب البریہ روحانی خزائن جلد13 صفحہ 169 تا 171)

(مرسلہ: قیادت تربیت مجلس انصاراللہ پاکستان)

سیرت وسوانح

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

سیرت وسوانح حضرت مرزا طاہراحمد خلیفۃ المسیح الرابع تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اگرکسی کے پاس حضور کی کوئی نایاب تحریر یا تصویر ہے جس کی آپ کے خیال میں تاریخی اہمیت ہے تو براہ کرم اس کی کاپی ادارہ طاہر فاؤنڈیشن ربوہ کو ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

دفتر طاہر فاؤنڈیشن دارالصدر شمالی ربوہ

فون:0476213238

Email:tahirfoundation.office@gmail.com

(سیکرٹری طاہر فاؤنڈیشن ربوہ)

مشعل راہ

متقی، عابد، قانع اور شکر گزار بن جاؤ

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 30/اپریل 2004ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''متقی بنو، سب سے بڑے عابد بن جاؤ گے۔ قناعت اختیار کرو سب سے زیادہ شکر گزار بن جاؤ گے۔ لوگوں کے لئے وہی چاہو جو اپنے لئے چاہتے ہو حقیقی مومن بن جاؤ گے۔ اپنے پڑوسیوں سے اچھا سلوک کرو حقیقی مسلمان بن جاؤ گے۔ کم ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ بنا دیتا ہے''۔ (سنن ابی داؤد کتاب الزکوٰۃ)

تو اس حدیث میں تقویٰ کے بعد جو دوسری اہم بات بیان کی گئی ہے وہ قناعت ہے کہ قناعت اختیار کرو۔ کیونکہ قناعت تمہیں شکر گزار بندہ بنا دے گی اور اگر تم شکر گزار بن گئے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم پھر میرے فضلوں کو اور بھی زیادہ حاصل کرنے والے ہو گے۔ مومن کا کام ہے کہ پوری محنت سے اپنے کام پر توجہ دے، تمام میسر وسائل کو بروئے کار لائے اور پھر جو کچھ حاصل ہو اس پر قناعت کرے اور الحمدللہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں سے اس طرح نوازتا ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ بعض لوگوں کو ان کی پسند کا کام یا پسند کی تنخواہ نہیں ملتی اور یہ صورت پاکستان وغیرہ تیسری دنیا کے ممالک میں بھی ہے اور یہاں یورپ امریکہ وغیرہ میں بھی ہے کہ پڑھا لکھا ہونے کے باوجود اکثر آج کل دنیا کے جو معاشی حالات ہیں اس میں مرضی کا یا اس معیار کا کام نہیں ملتا کیونکہ بے روزگاری بھی بہت بڑھ گئی ہے۔ تو ان حالات میں ہمیں جو کچھ کام میسر آتا ہے کر لینا چاہئے۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ کچھ نہ ہونے سے کچھ ہونا تو بہرحال بہتر ہے۔ تو پھر آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ برکت ڈال دیتا ہے۔ میرے پاس بھی کئی لوگ مشورے کے لئے آتے ہیں تو میں نے جس کو بھی یہ مشورہ دیا ہے کہ جو بھی کام ملتا ہے کر لو تو پہلے جو فارغ تھے اب کچھ نہ کچھ کام پر لگ گئے ہیں اور پھر بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اس کام پر لگنے کے بعد وہ بہتر کام کی تلاش کرتے رہتے ہیں اور قناعت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنے رہتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے لئے پھر بہتری کے سامان بھی پیدا فرما دیئے۔ اور بہتر ملازمتیں مل گئیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ: ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قناعت ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے''۔ (رسالہ قشیریہ باب القناعۃ صفحہ 21)

بعض دفعہ انسان سوچتا ہے کہ یہ بھی میری ضرورت ہے یہ بھی میری ضرورت ہے لیکن جب قناعت کی عادت پڑ جائے تو ان چیزوں کی کوئی اہمیت نہیں رہتی جنہیں پہلے وہ بہت اہم سمجھتا تھا۔ اور اس طرح بچت کی بھی عادت پڑ جاتی ہے۔ اور ایک احمدی کو بچت کی عادت پڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی خاطر مالی قربانی کی بھی عادت پڑ جاتی ہے۔ پھر ایک نیکی سے دوسری نیکیاں جنم لیتی رہتی ہیں۔ سوائے اس کے کہ کوئی انتہائی کنجوس ہو وہ تو صرف بچت کر کے صرف پیسے ہی جوڑتا ہے وہ تو استثناء ہوتے ہیں۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''اخراجات میں میانہ روی اور اعتدال نصف معیشت ہے۔ اور لوگوں سے محبت سے پیش آنا نصف عقل ہے اور سوال کو بہتر رنگ میں پیش کرنا نصف علم ہے''۔

(بیہقی فی شعب الایمان ۔مشکوٰۃ باب الخدر الثانی فی السور صفحہ 430)

تو دیکھیں میانہ روی اور اپنے اخراجات کو کنٹرول کرنا اس حدیث کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تمہارے حالات ہیں ان پہ صرف کنٹرول کرنے سے ہی اور اعتدال کے ساتھ اخراجات کرنے سے ہی مالی لحاظ سے اپنی ضروریات کو نصف پورا کر لیتے ہو۔

(روزنامہ الفضل 27 جولائی 2004ء)

محمدؐ ہی نام برتر ہے

رہِ عمل میں محمدؐ ہی نام برتر ہے
ہر ایک خُلق میں ہر اک نبی سے بڑھ کر ہے

وہ اپنے حسن میں بامِ کمال پر بھی ہے   جمال پر ہے اَوجِ جلال پر بھی ہے
محبتوں کی بدولت تو بخششوں کے طفیل   ہر ایک اُمتی شاخِ نہال پر بھی ہے
دل و نظر میں مقامِ محمدیتؐ ہے   ہے رُوح سجدہ میں، موجِ خیال پر بھی ہے
دُرودِ پاک کی محفل تو آج گھر گھر ہے
ہر ایک خُلق میں ہر اک نبی سے بڑھ کر ہے

ہے ناز رحمتِ عالم پہ ہم غلاموں کو   جو اپنے ہاتھ سے کرتا تھا سارے کاموں کو
جبینِ عجز بھی پالان کو لگی جا کر   درخت جھکنے لگے راہ میں سلاموں کو
کلام اُس پہ جو اُترا اَتم ہے افضل ہے   نماز اُس نے پڑھائی ہے سب اماموں کو
نہ اُس کو فخر ہے اِس پر کہ سب سے بہتر ہے
ہر ایک خُلق میں ہر اک نبی سے بڑھ کر ہے

بلا کا رُعب ہے اُس حسن کے تصور میں   کشش ہے اَمر میں اور جذب ہے تہوُّر میں
سکوتِ لب میں ہے پنہاں حرا کی تنہائی   نکات کھلتے ہیں ہر لفظ پر تدبر میں
دُرود پڑھتے ہیں، پڑھ پڑھ کے ہم سنورتے ہیں   قدم قدم پہ ہیں اَفضال اُس تذکر میں
عدو کے واسطے اُس کی نظر تو اَخگر ہے
ہر ایک خُلق میں ہر اک نبی سے بڑھ کر ہے

کلام اُس کا امامُ الکلام ٹھہرا ہے   مقام اُس کا ہی عالی مقام ٹھہرا ہے
بہت سے گزرے ہیں پہلے بہت سے گزریں گے   غلام اُس کا ہی ذِی احتشام ٹھہرا ہے
نظر اُٹھا نہ سکے اور نظر ملا نہ سکے   کہ اُس کی نظروں میں ایسا نظام ٹھہرا ہے
ثبات اُس کو ہے باقی تمام صرصر ہے
ہر ایک خُلق میں ہر اک نبی سے بڑھ کر ہے

سروں میں سب سے سُریلی صدا بھی اُس کی ہے   ہر اک نگاہ میں جچتی اَدا بھی اُس کی ہے
حیات اُس کی ہے صادق فنا بھی اُس کی ہے   لقا بھی اُس کو ہے حاصل بقا بھی اُس کی ہے
وہی ہے خاتم و اَکمل، اَتم ہے اُس کا وجود   یہ نعت اُس کی ہے ہر اِک ثنا بھی اُس کی ہے
غلام ہے یہ مرا دل جو اُس کے در پر ہے
ہر ایک خُلق میں ہر اک نبی سے بڑھ کر ہے

میں صدقے جاؤں ہر آنسو کے جو حرا میں گرا   اک ایک اشک سے چشمہ ہُدیٰ کا بہہ نکلا
ہے زیرِ بار ہر اک علم پیارے قرآں کا   جو میرے اُمی لقب پر ہے آن کر اُترا
وُہی تو چشمہ رَواں ہے کتاب و حکمت کا   غلام بانٹتا پھرتا ہے اُس کا ہر قطرہ
ملا مقام یہ اَحمد کو اُس میں مر کر ہے
ہر ایک خُلق میں ہر اک نبی سے بڑھ کر ہے

محمد مقصود احمد منیب

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شبانہ روز زندگی کا حسین نمونہ

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان

قسط اول

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس شوریٰ انصار اللہ پاکستان کی سفارش پر 2013ء کو سیرۃ النبیؐ کے سال کے طور پر منانے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ اس مناسبت سے زیر نظر مضمون میں افضل الرسلؐ کے پاک اور حسین نمونہ کے معمولات شبانہ روز کا ایک خاکہ بیان کرنا مقصود ہے تا کہ رسولؐ اللہ سے سچی محبت کا دم بھرنے والے اپنے روزمرہ معمولات میں سنت رسول اور حبیب خدا کی خوبصورت ادائیں اپنا کر کے اپنے مولیٰ کو راضی کرنے والے ہوں۔

ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰؐ مظہر اتم الوہیت، عظیم الشان اخلاق کے حامل تھے، حسن و احسان کے آفتاب عالم تاب تھے، حسن ظاہری کے لحاظ سے آپ کا کھلتے ہوئے سفید رنگ کا بھرا ہوا چہرہ چودہویں کے چاند کی طرح روشن ہوتا تھا۔ ایک چاندنی رات میں حضرت جابر بن سمرہؓ نے آپؐ کو سرخ جوڑے میں دیکھا تو کبھی چاند پر نظر ڈالتے اور کبھی آپؐ کے پُرنور چہرے پر اور بالآخر یہی فیصلہ کیا کہ آپؐ چاند سے بھی بڑھ کر حسین ہیں۔ اسی حسین مکھڑے کو دیکھ کر شاعر دربار نبویؐ حضرت حسانؓ نے سچ ہی تو کہا تھا:

وَأَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِيْ
وَأَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

کہ تجھ سے بڑھ کر حسین کسی آنکھ نے کیا دیکھا ہوگا۔ آپؐ سے زیادہ خوبصورت تو کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔ آپؐ تو ہر عیب سے ایسے پاک و صاف پیدا ہوئے کہ یوں لگتا ہے جیسے آپؐ جیسا خود چاہتے تھے ویسے ہی پیدا کئے گئے۔

رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے میری امت کے بگاڑ کے وقت میں میری کسی ایک سنت کو بھی قائم رکھا اس کے لئے سو شہیدوں کا درجہ ہے۔ (الزھدالکبیر للبیھقی جلد1 ص 221)

حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد بھی احیاء دین و سنت نبوی ہے۔ اس لحاظ سے یہ مضمون جہاں عشاق رسول کے لئے ایک دعوت روحانی ہے وہاں صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے۔

تبھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر اس شخص کے لئے بہترین نمونہ قرار دیا جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتے اور اللہ کو بہت یاد رکھتے ہیں جیسا کہ فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ......
(الاحزاب:22)

اللہ تعالیٰ نے اسی افضل الانبیاء کی پیروی کا حکم دیتے ہوئے آپؐ کے ذریعہ ہی یہ اعلان کروایا کہ

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ ......
(آل عمران:32)

یعنی (اے نبی) تُو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔

ہمارے نبی کریمؐ کے دن رات جس طرح مصروفیات سے معمور اور ذاتی و قومی کاموں سے بھرپور ہوتے تھے، اس کا اندازہ اس ارشاد ربانی سے بآسانی ہو جاتا ہے۔

سورۃ المزمل میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اے چادر میں لپٹے ہوئے (خدا کی رحمت کا انتظار کرنے والے نبی) اپنی رات کا اکثر حصہ عبادت میں گزارا کر۔ یعنی نصف رات یا اس سے کچھ کم کر دے۔ یا نصف رات سے کچھ بڑھا دیا اور قرآن کو خوش الحانی سے پڑھا کر۔ ہم تجھ پر ایک بھاری فرمان اُتارنے والے ہیں۔ رات کا اُٹھنا یقیناً (نفس کو) پاؤں تلے کچلنے کے لئے زیادہ شدید اور قول کے لحاظ سے زیادہ مضبوط ہے۔ یقیناً تیرے لئے دن کو بہت لمبا کام ہوتا ہے۔

رسولؐ اللہ کی اس مجاہدانہ زندگی اور 23 سالہ جدوجہد کی لمحہ بہ لمحہ تفصیل کے بیان کا تو یہ موقع نہیں ہاں ان کاموں کا ذکر اشارۃً کیا جاسکتا ہے تاکہ آپؐ کی مصروفیات اور محنت کا کچھ اندازہ ہو۔

استاذی المکرّم سید میر محمود احمد ناصر صاحب نے اپنے ایک درس حدیث میں سرسری طور پر ہی آنحضورؐ کے بیس اہم کاموں کی فہرست بیان کی تھی تاہم جتنا اس موضوع کی باریکی اور تفصیل میں جائیں، یہ فہرست طویل ہوتی جاتی ہے۔ یہ سارے کام روزمرہ نوعیت کے نہ سہی پھر بھی یہ پہاڑوں جیسی ذمہ داریاں مردانہ وار ادا کرتے چلے جانا ہمارے آقا و مولاؐ کی ہی شان تھی۔ ان کاموں کی کسی قدر تفصیل اس طرح ہے:

1۔ رسول اللہ کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی وحی کو توجہ سے سن کر دہرانا اور یاد رکھنا۔
2۔ قرآنی وحی کی حکمتوں اور معارف کو قلب و ذہن میں محفوظ کر کے صحابہ کے سامنے بیان فرمانا۔
3۔ وحی قرآنی کو کاتبوں کے ذریعہ املاء کروا کے اس کی حفاظت کا انتظام۔
4۔ اپنے عملی نمونہ سے احکام قرآنی کی تصویر پیش کرنا۔
5۔ حسب حالات نصف یا دو تہائی رات تک عبادت کرنا۔
6۔ تہجد اور نمازوں کے اوقات کے علاوہ بھی قرآن شریف کی تلاوت۔
7۔ دعوت الی اللہ کی ذمہ داری۔
8۔ معاشرتی و تربیتی امور کے لئے انصار مدینہ کے گھروں میں جا کر ملاقاتیں کرنا۔
9۔ روزانہ پانچ نمازوں کی امامت۔
10۔ خطبہ جمعہ اور خطبہ عیدین وغیرہ کی ذمہ داری۔
11۔ دوران ہفتہ مجالس میں متعدد دروس یا تقاریر۔
12۔ مجالس عرفان، تعبیر الرؤیا و محافل سوال و جواب۔
13۔ روزانہ مسلمانوں اور غیر مسلموں سے انفرادی ملاقاتیں۔
14۔ خواتین کی تربیت کے لئے الگ مجالس کا اہتمام۔
15۔ باہر سے آنے والے مختلف وفود اور مہمانوں سے ملاقاتیں۔
16۔ آنے والے مہمانوں کی ضیافت اور قیام و طعام۔
17۔ سیر و تفریح یا دورہ کے لئے مدینہ اور اس کی نواحی بستیوں میں جانا۔
18۔ صحابہؓ کے قبائلی، معاشرتی و خاندانی معاملات میں اصلاح احوال کے لئے ذاتی توجہ۔
19۔ بطور سربراہ اعلیٰ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے قضائی معاملات کے فیصلے۔
20۔ انتظامی اور مشاورتی اجلاسات۔
21۔ خطوط لکھوانے اور ان کے جواب دینے کا اہتمام۔
22۔ ازواج مطہرات اور وسیع خاندان کی خبرگیری اور ان کے مسائل حل کرنا۔
23۔ عیادت مریضان اور حسب موقع تجویز علاج۔
24۔ ضرورت مند صحابہ کے رشتہ ناطہ کے لئے ذاتی کاوشیں۔
25۔ نکاح، شادی، بچہ کی پیدائش وغیرہ معاشرتی تقریب میں شرکت۔
26۔ وفات کے موقع پر جنازہ و تدفین وغیرہ میں شرکت اور پسماندگان سے تعزیت۔
27۔ وفات یافتگان کے لئے قبرستان جا کر دعا کرنا۔
28۔ غرباء اور مساکین کی خبرگیری اور بھوکوں کو کھانا کھلانا۔
29۔ غرباء و امراء کی دعوت وغیرہ قبول کرنا۔
30۔ زکوٰۃ، طوعی صدقات، فدیہ اور جزیہ کی آنے والی رقوم کی بروقت تقسیم کا انتظام۔
31۔ اموال زکوٰۃ کے جانوروں کا انتظام اور نگرانی۔
32۔ ملک عرب کی عمومی حکومت اور مدینہ اور اس کے ماحول کی حکومت کا خصوصی طور پر براہ راست انتظام۔
33۔ فتنہ پرداز منافقین کی نگرانی اور ان کی شرارتوں کا سدباب۔
34۔ دشمن کے حملوں کیلئے دفاعی انتظام و تیاری۔
35۔ غزوات اور حج وغیرہ کے لئے سفر۔

ان اہم ذمہ داریوں کی ادائیگی فرماتے ہوئے جن پاکیزہ خصائل کا اظہار ہمارے نبیؐ سے ہوا، وہ اپنی مثال آپ ہے۔ یہ خلق عظیم ہر روز ایک نئی شان کے ساتھ آپؐ سے جلوہ گر ہوئے اور ہر آنے والا دن پہلے سے زیادہ آپؐ کی عظمت کا گواہ بنتا چلا گیا جس کی گواہی خدائے ذوالعرش نے بھی دی فرمایا وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى (الضحیٰ:5) یعنی اور یقیناً تیری ہر بعد کی حالت پہلی حالت سے بہتر ہے اور آپ کا ہر آنے والا دن گزرے ہوئے دن سے ترقی پذیر ہوتا تھا۔

دعویٰ نبوت سے قبل آپؐ کی چالیس سالہ زندگی پر آپؐ کے ہر موافق و مخالف نے آپؐ کی عفت، پاکدامنی، حیاء، صدق و امانت، تقویٰ و ورع اور انقطاع الی اللہ پر گواہی دی۔ اسی طرح دعویٰ نبوت سے بعد کے مبارک دور میں آپؐ کے اخلاق فاضلہ خوف و محبت الٰہی، عقل و فراست، صبر و استقامت، حلم و تحمل، رافت و رحمت، علو ہمت، استقلال و شجاعت، عدل و انصاف، ایثار و تواضع، زہد و قناعت، ادب و مروّت، جود و سخاوت اس شان سے ظاہر ہوئے کہ ان کو دیکھ کر ہر انصاف پسند انسان بے اختیار کہہ اٹھا۔

شان حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہم نے

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے بجا طور پر فرمایا:

وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُرزور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا۔

(اتمام الحجۃ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 308)

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں۔ یعنی وہی نبیوں کا سردار۔ رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ و احمد مجتبیٰؐ ہے۔ جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزاروں برس تک نہیں مل سکتی تھی۔

(سراج منیر روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 72)

دراصل رسول اللہؐ کا یہ پاکیزہ نمونہ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ ...... کی تصویر تھا یعنی میری عبادت اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے

لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

یہ آیت بتلا رہی ہے کہ آنحضرتؐ اس قدر خدا میں گم اور محو ہو گئے تھے کہ آپؐ کی زندگی کے تمام انفاس اور آپؐ کی موت محض خدا کے لئے ہو گئی تھی اور آپؐ کے وجود میں نفس اور مخلوق اور اسباب کا کچھ حصہ باقی نہیں رہا تھا اور آپؐ کی روح خدا کے آستانے پر ایسے اخلاص سے گری تھی کہ اس میں غیر کی ایک ذرّہ آمیزش نہیں رہی تھی اور چونکہ خدا سے محبت کرنا اور اس کی محبت میں اعلیٰ مقام قرب تک پہنچنا ایک ایسا امر ہے جو کسی غیر کو اس پر اطلاع نہیں ہو سکتی اس لئے خدا تعالیٰ نے آنحضرتؐ کے ایسے افعال ظاہر کئے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ نے درحقیقت تمام چیزوں پر خدا کو اختیار کر لیا تھا اور آپؐ کے ذرّہ ذرّہ اور رگ و ریشہ میں خدا کی محبت اور خدا کی عظمت ایسی رچی ہوئی تھی کہ گویا آپؐ کا وجود خدا کی تجلیات کے پورے مشاہدہ کے لئے ایک آئینہ کی طرح تھا۔

(ریویو آف ریلیجنز جلد 1 صفحہ 185 تا 187)

الغرض ہمارے نبیؐ اپنے مولیٰ میں فنا اور اس کی راہ کے لئے وقف تھے اور حالت یہ تھی کہ ؎

اسی فکر میں رہتے تھے روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب

مجلس انصار اللہ پاکستان کے تحت سیرۃ النبیؐ کے لئے منائے جانے والے اس سال میں افضل الرسلؐ کے اس پاک اور حسین نمونہ کے معمولات شبانہ روز کا ایک خاکہ بیان کرنا مقصود ہے تا کہ رسول اللہ سے سچی محبت کا دم بھرنے والے اپنے روزمرہ معمولات میں سنت رسول اور حبیب خدا کی خوبصورت ادائیں اپنا کر کے اپنے مولیٰ کو راضی کرنے والے ہوں۔

وہ عظیم رسول جس کی زندگی کے شب و روز ایک طرف اپنے مولیٰ کی کامل بندگی میں گزرتے تھے تو دوسری طرف بنی نوع انسان کی ہمدردی سے اس کا دل گداز رہتا تھا اور انہی دونوں مقاصد کے حصول میں آپؐ نے اپنے وجود کو ہلکان کر دیا تھا۔ اسی حصول مقصد کے لئے آپؐ اکثر غمگین رہتے تھے۔ دن بھر کے بے پناہ کاموں سے تھکے ہوئے رات جب آرام کرنے لگتے تو بھی اپنے مولا کو نہ بھولتے۔ فرماتے تھے بیشک میری آنکھیں تو سوتی ہیں مگر دل نہیں سوتا۔ بس اسی اللہ کو یاد کرتے ہوئے یوں سرہانے پر سر رکھتے۔

اَللّٰھُمَّ بِاسمِکَ اَمُوتُ وَ اَحیَا۔

(بخاری کتاب الدعوات)

یعنی اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ میں مرتا ہوں اور تیرے نام سے ہی زندہ ہوتا ہوں۔

رسولؐ اللہ کا ہر لمحہ خدا کی یاد میں صرف ہوتا تھا۔ آپؐ روزانہ عطا ہونے والی ہر نعمت پر خدا کا شکر کرتے تھے۔ ہر مصیبت پر اسی سے مدد طلب کرتے تھے، ہر معمولی کام حتیٰ کہ جوتی کے تسمہ کے لئے بھی دعا کی تلقین فرماتے اور یہی آپؐ کا اپنا نمونہ تھا۔ رات کو جب آنکھ کھلتی، عبادت کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے مگر بالعموم نصف شب کے وقت جب دنیا آرام دہ بستروں میں پڑی سو رہی ہوتی، آپؐ عبادت اور نوافل کے لئے اٹھ جایا کرتے اور اللہ کی حمد کرتے ہوئے یہ دعا پڑھ کر اپنے بستر سے جدا ہوتے۔

اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَحیَانَا ......

(بخاری کتاب الدعوات)

یعنی تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندگی بخشی اور اُسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہوگا۔

بیدار ہو کر آپؐ سورۃ آل عمران کے آخری رکوع کی بھی تلاوت فرماتے کہ غور و فکر اور عبادت اور دعاؤں کی طرف توجہ ہو۔ سو کر اٹھنے کے بعد طبعاً قضائے حاجت کی ضرورت ہوتی ہے، آپؐ بیت الخلاء میں جاتے ہوئے بھی ہر قسم کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے۔

اَللّٰھُمَّ اِنّی اَعُوذُ بِکَ مِنَ الخُبثِ وَالخَبَائِثِ (بخاری)

کہ اے اللہ! میں ہر قسم کی ناپاک چیزوں اور ناپاک کاموں اور باتوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

بیت الخلاء میں انسان ذکر الٰہی نہیں کر سکتا تو اس سے باہر آتے ہوئے اس محرومی کے ازالہ کی خاطر ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی بخشش طلب کرتے۔

غُفرَانَکَ (ترمذی کتاب الطھارت)

یعنی اے اللہ! میں تیری مغفرت کا خواستگار ہوں۔

نماز سے پہلے آنحضرتؐ نے وضو اور طہارت کو ضروری قرار دیا۔ آپؐ صفائی کو نصف ایمان قرار دیتے تھے۔ میاں بیوی کے تعلقات کے بعد غسل جنابت کی ہدایت تھی۔ جسم کی صفائی، ناخنوں اور بالوں کی تراش خراش کا خاص خیال رکھتے۔ سر کے بال کانوں کی لو تک رہتے تھے۔ تہجد کے علاوہ دن میں پانچ مرتبہ نمازوں کے لئے وضو کرنے کا حکم تو تھا ہی۔ جسم کی صفائی کیلئے ہفتہ میں کم از کم دو مرتبہ نہانے کی ہدایت فرماتے۔ رسول کریمؐ عمدہ خوشبو اور اس کا تحفہ پسند کرتے اور استعمال فرماتے تھے۔ جہاں سے گزر جاتے اپنی خوشبو کی مہک چھوڑ جاتے۔ بقول چوہدری محمد علی مضطر صاحب ؎

خوشبوؤں میں بھی تیری ہی خوشبو تھی دلنواز
پھولوں میں پھول تیرے ہی رخ کا گلاب تھا

رسول کریمؐ مساجد میں صفائی کا خاص خیال رکھتے اور صحابہؓ کو نصیحت فرماتے کہ اجتماع کے موقع پر بدبودار چیزیں کھا کر نہ آیا کریں۔ راستوں اور سڑکوں کی صفائی کے لئے آپؐ خاص طور پر ہدایت کرتے اور فرماتے تھے کہ راستوں کو روک کر بیٹھنا نہیں چاہئے اور نہ ہی ان میں قضائے حاجت وغیرہ کرنی چاہئے۔

وضو سے پہلے آپؐ مسواک کرتے اور فرماتے تھے کہ اگر میں امت پر گراں خیال نہ کرتا تو ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ وضو کے ذریعہ ظاہری طہارت حاصل کرتے ہوئے آپؐ اپنے اصل مقصود باطنی طہارت کے لئے یوں دعا کرتے۔

یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں میں سے بنا دے۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

اس کے بعد آپؐ نماز تہجد کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ رات کو اپنے رب کی عبادت آپؐ کی اصل خواہش و تمنا ہوتی تھی۔ نماز تہجد کی ادائیگی کا طریق یہ تھا کہ ماہ رمضان ہو یا رمضان کے علاوہ ایام، آپؐ گیارہ رکعات ادا فرماتے تھے تاہم کبھی کم و بیش بھی پڑھیں مگر عام طور پر آپؐ دو دو رکعات کر کے آٹھ رکعتیں اور پھر تین وتر ادا فرماتے۔ رات کی یہ نماز نہایت حسین اور لمبی ہوتی تھی یہاں تک کہ آپؐ کے پاؤں متورم ہو جاتے تھے۔ نوافل میں طویل قیام کے دوران آپؐ قرآن شریف کی لمبی تلاوت فرماتے یہاں تک کہ پاؤں متورم ہو جاتے۔ آپؐ لمبے رکوع و سجود کرتے۔ سجدے میں دعا اور گریہ کی اس قدر انتہا ہوتی کہ آپؐ کے سینہ مبارک سے ہنڈیا کے ابلنے اور چکی چلنے جیسی آواز آنے لگتی۔

نماز تہجد سے فارغ ہو کر نماز فجر کے انتظار میں کچھ دیر آرام فرما لیتے یا اگر اہل خانہ بیدار ہوتے تو ان سے بات کر لیتے یہاں تک کہ صبح کی اذان ہو جاتی۔ دراصل نماز ہی آپؐ کی روح کی غذا اور آنکھوں کی ٹھنڈک تھی۔ آپؐ ہر نماز کی اذان پر لبیک کہتے ہوئے پہلے اذان کے کلمات ساتھ دہراتے پھر یہ دعا پڑھتے تھے۔

یعنی اے اللہ! اس کامل دُعا اور قائم ہونے والی نماز کے ربّ! محمدؐ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور آپ کو مقام محمود پر فائز فرما۔ جس کا تو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے، بیشک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

(بخاری کتاب الاذان، بیہقی کتاب الصلوٰۃ)

اپنے مؤذّن حضرت بلالؓ کے اطلاع کرنے پر دو رکعت سنت مختصر ادا کر کے نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔ گھر سے باہر نکلتے ہوئے اللہ کی حفاظت چاہتے ہوئے آپ یہ دعا کرتے۔

بِسمِ اللّٰہِ تَوَکَّلتُ عَلَی اللّٰہِ ......

(ترمذی و ابوداؤد کتاب الادب)

یعنی اللہ کے نام کے ساتھ میں گھر سے باہر نکلتا ہوں۔ میں نے اللہ پر توکل کیا اللہ کے سوا کسی کو کوئی قوت یا طاقت حاصل نہیں۔ اے اللہ! ہم تیری پناہ میں آتے ہیں۔ اس بات سے کہ ہم کوئی لغزش کھائیں یا گمراہ ہوں یا کسی پر ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے یا ہم جہالت یا نافرمانی کی کوئی بات کریں یا ہمارے خلاف کوئی جہالت کی جائے۔

گھر میں داخل ہونے سے قبل السلام علیکم کی دعائے سلامتی سے اپنی آمد کی اطلاع فرماتے پھر خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے اور خیر و بھلائی چاہتے ہوئے یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ اِنّی اَسأَلُکَ خَیرَ المَولِجِ......

(ترمذی و ابوداؤد کتاب الادب)

اے اللہ! میں تجھ سے گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کی بھلائی اور خیر طلب کرتا ہوں۔ اللہ کے نام کے ساتھ ہم گھر میں داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتھ ہم گھر سے نکلے اور اللہ پر جو ہمارا ربّ ہے ہم نے توکل کیا۔

مسجد جاتے ہوئے آپؐ اپنے مولیٰ سے عرض کرتے کہ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرنے والوں کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں میں کسی غرور اور فخر یا ریا اور شہرت کی خاطر نہیں نکلا بلکہ میں اپنے گناہوں سے بھاگتے اور دَوڑتے ہوئے تیری طرف آیا ہوں۔ تیری ناراضگی سے بچنے اور تیری رضامندی کے حصول کی خاطر نکلا ہوں۔ تیرے دربار میں میرا ایک سوال ہے کہ مجھے آگ سے بچا اور میرے گناہ بخش دے۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت آپؐ اللہ کی رحمت طلب کرتے ہوئے یہ دعا کرتے۔

بِسمِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ......

(ترمذی کتاب الصلوٰۃ)

یعنی اللہ کے نام کے ساتھ (میں آتا ہوں) درود اور سلام ہوں رسول اللہ پر اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے۔

نماز میں ہی آپؐ کی ساری لذت اور آنکھوں کی ٹھنڈک تھی۔ آپؐ فرض نمازوں کی بروقت اور باجماعت ادائیگی کا خصوصی اہتمام فرماتے تھے اور سفر و حضر یا بیماری وغیرہ کا کوئی معمولی عذر اس میں آڑے نہ آنے دیتے تھے۔ سفر ہو یا جنگ کی حالت خوف آپؐ نے ہمیشہ نماز کا اہتمام کیا، سفر میں نماز قصر اور جمع کر کے ادا کرتے۔ اسی طرح بارش وغیرہ کے موسم یا دینی ضروریات کے لئے

بھی نمازیں جمع کیں۔ سفر میں بھی نماز تہجد اور نوافل ادا کرتے تھے خواہ سواری پر ہی ادا کرنی پڑیں۔ البتہ فرض نماز کی ادائیگی کے لئے سواری سے اتر کر نماز کا انتظام کرواتے سوائے بارش وغیرہ کی مجبوری کے۔

نماز کے ذریعہ آپؐ اپنے رب کی رحمتیں اور برکتیں جذب کرتے تھے۔ عبادت میں ایسا انہماک ہوتا تھا کہ جیسے معبود حقیقی سامنے نظر آ رہا ہو، اکیلے میں تو آپؐ کی نمازیں بہت لمبی ہوتی تھیں لیکن فرض نمازیں نسبتاً مختصر اور معتدل پڑھاتے تاکہ کمزور بوڑھوں، بیماروں اور بچوں پر گراں نہ ہو۔ بعض دفعہ تو بچوں کے رونے کی آواز سن کر نماز مختصر فرما دیتے تھے۔ نماز میں آپؐ کی قراءت نہایت خوبصورت اور خوش الحان ہوتی تھی کہ خدائے ذوالعرش اور فرشتے بھی آفرین کہہ اٹھتے ہر آیت کو الگ کرکے پڑھتے اور اس پر رکتے۔ سورہ فاتحہ کی ہر آیت پر وقف فرماتے تھے۔ ہر رحمت کی آیت پر دعا اور عذاب کی آیت پر پناہ طلب کرتے۔

نمازوں میں ارشاد ربانی فَاقْرَؤُا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰن کی روشنی میں سورہ فاتحہ کے ساتھ حسب حالات وسہولت تلاوت فرماتے۔ فجر کی نماز میں نسبتاً لمبی جہری قرأت ہوتی، عام دنوں میں سورہ ق اور تکویر بھی فجر میں پڑھی اور سفر میں سورۃ کافرون اور اخلاص بھی۔ اسی طرح جمعہ کے دن نماز فجر میں حم سجدہ اور سورہ دہر بھی تلاوت کی۔ ظہر وعصر کی نمازوں کی پہلی دو رکعات میں فاتحہ کے ساتھ سراً تلاوت کرتے جس کی وجہ سے وہ نسبتاً لمبی ہوتی تھیں اور بعد کی رکعات پہلی کی نسبت قدرے مختصر۔ نماز مغرب میں بھی سورۃ کافرون اور اخلاص کی بھی تلاوت کی اور سورۃ مرسلات اور طور بھی پڑھی۔ نماز عشاء میں سورۃ التین کی بھی تلاوت کی اور سورۃ شمس، اللّیل اور الضحیٰ بھی۔ نماز جمعہ اور عیدین میں اکثر سورۃ الاعلیٰ اور الغاشیہ پڑھا کرتے تھے اور کبھی سورۃ الجمعہ اور المنافقون بھی۔

نماز کی ادائیگی کے بعد مسجد سے نکلتے ہوئے آپؐ اللہ کا فضل اس طرح چاہتے۔

بِسمِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ......

(ابن ماجہ کتاب المساجد و ترمذی ابواب الصلوٰۃ)

یعنی اللہ کے نام کے ساتھ (میں داخل ہوتا ہوں) درود اور سلام ہوں رسول اللہ پر۔ اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

نماز سے سلام پھرنے کے بعد آپؐ تین مرتبہ استغفراللہ (میں اللہ سے بخشش چاہتا ہوں) پڑھ کر یہ دعا اور کچھ اور دعائیں بھی پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ اَنتَ السَّلَامُ ......

(مسلم کتاب المساجد)

یعنی اے اللہ! تیرا نام سلام ہے، سلامتی تجھ سے ہی ملتی ہے، اے جلال اور عزت والے! تو بہت برکت والا ہے۔

اس کے بعد آپؐ تینتیس تینتیس دفعہ سبحان اللہ، الحمدللہ اور چونتیس دفعہ اللہ اکبر پڑھنے کی تلقین فرماتے۔

نماز فجر کے بعد آپؐ صحابہ کے درمیان تشریف فرما ہوتے اور ذکر الٰہی سے فارغ ہو کر ان کی احوال پرسی فرماتے، دلچسپی کی خاطر زمانہ جاہلیت کی باتیں بھی سنتے، پھر آپؐ صحابہ سے پوچھتے کہ اگر کسی کو کوئی خواب آئی ہو تو سنائے، اچھی خواب پسند کرتے اور اس کی تعبیر بیان فرماتے، کبھی اپنی کوئی خواب بھی سنا دیتے۔

(بخاری کتاب تعبیر الرؤیا)

مجلس میں چھینک آنے پر منہ پر ہاتھ یا رومال رکھ لیتے اور دھیمی آواز میں الحمدللہ کہتے۔ کسی دوسرے کو چھینک آئے تو الحمدللہ کے جواب میں اسے یرحمک اللہ کی دعا دیتے کہ اللہ تجھ پر رحم کرے۔ آپؐ کی پاکیزہ صحبت تعلیم و تربیت کے عمدہ مواقع ہوتے تھے۔ آپؐ شیریں بیان تھے، گفتگو میں ایسی ترتیب اور حسن تھا جیسے کسی مالا کے موتی ہوں۔ بغیر ضرورت گفتگو نہ فرماتے، جھوٹ سے زیادہ کوئی بات آپؐ کو ناپسند نہ تھی۔ شگفتہ مزاح بھی فرماتے مگر مذاق میں بھی حق بات کے سوا منہ سے کچھ نہ نکلتا۔ آپؐ کی ہنسی مسکراہٹ کی حد تک ہوتی تھی۔ صحابہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ سے زیادہ مسکرانے والا ہم نے نہیں دیکھا۔

صحابہ کو وعظ و نصیحت میں ناغہ کرتے تاکہ اکتا نہ جائیں۔ اپنی بات تین دفعہ دہراتے، ایسی وضاحت اور نرمی سے کہ ذہن نشین ہو جائے۔ تقریر دلپذیر، نہایت فصیح و بلیغ اور دلنشین ہوتی۔ پُرجوش خطاب میں جلال سے آنکھیں سرخ اور آواز بلند ہو جاتی۔

آپؐ نام لے کر کسی کی مذمت نہ کرتے۔ ہمیشہ غیبت، پردہ دری اور سوءظن سے کنارہ کش رہتے۔ معمولی احسان کا ذکر تعظیم سے کرتے۔ کسی کے حق سے تجاوز کرنے پر ناراض ہوتے۔ اپنی ذات کی خاطر کبھی انتقام نہ لیتے۔ کبھی کسی خادم یا عورت پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔ غصہ میں منہ پھیر لیتے اور خوشی میں آنکھیں نیچے کر لیتے۔

گفتگو میں الفاظ کا چناؤ احتیاط سے کرتے۔ خصوصاً کمزوروں کی عزت نفس کا خیال کرتے۔ عرب سردار اپنے غلاموں کو عبد یعنی نوکر کہتے تھے، آپؐ نے فرمایا 'فتی' یعنی جوان کہہ کر مخاطب کیا کرو۔ اسی طرح سردار کو رب کہا جاتا، آپؐ نے فرمایا سید یعنی سردار کا لفظ استعمال کیا کرو۔ عمدہ اشعار پسند فرماتے اور گنگناتے بھی تھے بعض دفعہ فی البدیہہ اشعار بھی کہے۔

فرماتے تھے مجلس میں بیٹھے ہوئے میں ستر مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ صبح کے وقت آپؐ کی بابرکت مجلس طلوع آفتاب تک جاری رہتی۔ اس نشست کے برخاست ہونے تک آپؐ دن بھر کی مصروفیات طے فرما لیتے، دن چڑھے آپؐ گھر تشریف لاتے اور اپنے بھرپور دن کا استقبال اس دعا سے کرتے

اَصبَحنَا وَاَصبَحَ المُلكُ لِلّٰہِ ......

(مسلم کتاب الذکر)

یعنی ہم نے صبح کی اور تمام ملک نے بھی خدا کی خاطر صبح کی اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ سب بادشاہت اُسی کی ہے اور سب حمد بھی اسی کو زیبا ہے اور وہ ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ اے میرے ربّ! میں تجھ سے اس دن کی خیر چاہتا ہوں اور اس کے بعد کی بھلائی بھی اور میں تجھ سے اس دن کے شرّ کی پناہ مانگتا ہوں اور اس کے بعد کی برائی سے بھی۔ اے میرے ربّ! میں سستی بڑھاپے کی بدحالی سے پناہ مانگتا ہوں۔ میرے پروردگار! میں آگ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

شام کو لفظ صبح کی بجائے شام کے الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ یہی دعا آپؐ پڑھا کرتے تھے یعنی اَصبَحنَا وَاَصبَحَ المُلكُ کی جگہ اَمسَینَا وَ اَمسَی المُلكُ لِلّٰہ یعنی ہم نے شام کی اور تمام ملک نے بھی خدا کی خاطر شام کی۔

رسولؐ اللہ ہر کام اللہ کے نام سے شروع کرتے اور فرماتے کہ اس کے بغیر کام بے برکت ہوتے ہیں۔ (ہیثمی جلد 13 صفحہ 49)

دن کے دوران صحابہ کی تعلیم و تربیت کے علاوہ ان کے ساتھ قومی کاموں میں بھی شریک ہوتے۔ اپنے کسی صحابی کو تین دن سے زیادہ نماز یا مسجد سے غیر حاضر پاتے تو اس کے بارہ میں پوچھتے۔ اگر وہ سفر پر ہوتا تو اس کے لئے دعا کرتے، اگر کوئی شہر میں موجود ہونے کے باوجود نماز سے غائب ہوتا تو اس کی ملاقات کو جاتے، بغرض ملاقات انصار صحابہ کے گھروں میں جایا کرتے۔ آپؐ کی چال ایسی سبک تھی کہ جیسے ڈھلوان سے اتر رہے ہوں۔ آپؐ گردن اکڑ کر کبھی نہ چلتے بلکہ نظریں نیچی رکھتے اور ہمیشہ سلام کرنے میں پہل کرتے۔ جو بات ناگوار ہوتی اس کی طرف توجہ نہ فرماتے۔ آپؐ دوسروں کے معاملات میں جن کے ساتھ اپنا کوئی تعلق نہ ہو بے جا دخل اندازی پسند نہیں فرماتے تھے۔ آپؐ تین چیزوں یعنی جھگڑے، تکبر اور فضول باتوں سے ہمیشہ اجتناب کرتے تھے۔ اپنے صحابہ کے حالات سے باخبر رہتے اور کسی کے بارہ میں یکطرفہ کوئی بات سننا گوارا نہ کرتے اور فرماتے کہ میرا سینہ میرے صحابہ کے بارہ میں صاف رہنے دو۔ اس بات کا خیال رکھتے تھے کہ مسلمانوں میں دھوکہ فریب کی کوئی بات نہ پائی جائے اور مایوسی کی باتوں کے سخت خلاف تھے۔ اپنے صحابہ کو باہم تعاون اور محبت سے مل کر کام کرنے کی تلقین کرتے تھے۔ کوئی صحابی بیمار ہوتا تو اس کی عیادت کو جاتے اور مریض کا حال پوچھ کر خدا تعالیٰ کو شافیٔ مطلق پر یقین کرتے ہوئے مریض کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کرتے۔

اَذھِبِ البَأسَ رَبَّ النَّاسِ......

(بخاری کتاب الطب)

یعنی بیماری کو دور کر دے اے لوگوں کے رب! شفا عطا کر کہ تو ہی شافی ہے۔ تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔ ایسی شفا عطا کر جو کوئی بیماری نہ چھوڑے۔

رسولؐ کریم کو بے مقصد بازار جانا پسند نہیں تھا۔ فرماتے تھے کہ اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ جگہ بازار اور پسندیدہ جگہ خدا کے گھر یعنی مساجد ہیں۔ تاہم کسی ضرورت کے لئے بازار جانا ہوتا تو یہ دعا کر کے جاتے۔

اَللّٰھُمَّ اِنّی اَسالُكَ خَیرَ ھٰذِہِ السُّوقِ ......

(کتاب الدعاء للطبرانی)

یعنی اے اللہ! میں تجھ سے اس بازار اور جو اس کے اندر ہے اس کی بھلائی کا طلبگار ہوں۔ اور میں اس بازار اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ! میں اس بات سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں کہ بازار میں کوئی جھوٹی قسم کھاؤں یا گھاٹے والا سودا کروں۔

ہمارے نبیؐ کو حساب کتاب اور یوم آخرت کی ہمیشہ فکر رہتی۔ فرماتے تھے کہ قبرستان جایا کرو کہ یہ بھی آخرت کو یاد کروانے کا ذریعہ ہے۔ بعض دفعہ تو راتوں کو اٹھ کر جنت البقیع میں جا کر سجدہ میں دعا کرتے پائے گئے۔ اپنے صحابہ کے جنازہ اور تدفین میں شامل ہوتے اور وفات یافتگان کا ہمیشہ ذکر خیر کرنے کی تلقین فرماتے۔ عام دنوں میں بھی قبرستان میں اپنے وفا شعار مرحومین اور عزیزوں کی دعا کے لئے تشریف لے جاتے اور کہتے

اَلسَّلَامُ عَلَیكُم اَھلَ الدِّیَارِ ......

(نسائی کتاب الجنائز)

یعنی اے مومنوں اور مسلمانوں میں سے دوسرے جہان کے باسیو! تم پر سلامتی ہو یقیناً ہم بھی تمہیں ملنے والے ہیں۔ تم ہمارے پیشرو ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں میں اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت کا طلبگار ہوں۔

مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب

مکرم ناصر احمد صاحب ظفر بلوچ کی یاد میں

1947ء میں ہندو پاک کے بٹوارے کے بعد سیدنا حضرت مصلح موعود نے جماعت احمدیہ غوث گڑھ ریاست پٹیالہ کو ازراہِ شفقت یہ حکم دیا کہ وہ احمد نگر ضلع جھنگ میں آباد ہوں۔ چنانچہ غوث گڑھ کی ساری جماعت نے تعمیل ارشاد میں احمد نگر میں ڈیرے ڈال دیئے۔ ہجرت کے اس دور میں جبکہ ذرائع مفقود تھے سیدنا حضرت مصلح موعود نے ہی قادیان کے جامعہ احمدیہ کو احمد نگر میں قائم کرنے کا حکم دیا۔ میرا بچپن کا زمانہ تھا۔ مولانا ظفر محمد صاحب ظفر جامعہ احمدیہ کے پروفیسر تھے۔ احمد نگر کے دھرم سالہ کی عمارت میں یہ اپنے بچوں سمیت اقامت پذیر تھے۔ مولانا صاحب کے بچوں میں سے مکرم برادرم ناصر احمد صاحب ظفر میرے ہم عمر تھے۔ بیت الذکر میں، کھیل کے میدان میں اور احمد نگر کی گلی کوچوں میں اکثر ان سے ملاقات ہوتی۔

ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ کشادہ پیشانی اور آنکھوں کی چمک ان کی ذہانت کی غماز تھی۔ مجلس اطفال الاحمدیہ احمد نگر میں اکثر ان کے جوہر کھلتے۔ اطفال کے اجلاسات یا کھیل کے میدان میں اکثر لیڈر کے طور پر پہچانے جاتے۔ میٹرک پاس کیا تو ملازمت کی تلاش ہوئی۔ ہم چار پانچ لڑکوں نے جن میں ناصر صاحب بھی شامل تھے State Bank LHR میں درخواستیں بھجوادیں مگر Call صرف ایک ہی لڑکے کو آئی آخر ایک یونین کونسل میں سیکرٹری کے طور پر ان کی تقرری ہوگئی۔ یہاں سیاسی لوگوں سے ان کے رابطے ہوئے۔ اپنی خداداد قابلیت سے بہت جلد ان میں اپنا مقام بنالیا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اپنی خلافت سے پہلے مجلس انصار اللہ عالمگیر کے صدر تھے۔ میرا اپنے فرائض منصبی کے سلسلہ میں قریباً ہر روز ہی حضرت میاں صاحب سے ملنا ہوتا۔ ماحول ربوہ پر حضرت میاں صاحب کی گہری نظر تھی۔ میری رہائش چونکہ احمد نگر میں تھی اس لئے دیہاتی ماحول میں ہونے کی وجہ سے مجھ سے اکثر سوال ہوتے رہتے۔ انہی ایام میں خاکسار نے محسوس کیا کہ ماحول ربوہ کے سلسلہ میں بوجہ سیاسی اور غیراز جماعت لوگوں سے رابطہ کے مکرم ناصر صاحب بہتر خدمت کر سکتے ہیں۔ میں نے حضرت میاں صاحب سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا مجھے اس سے ملائیں۔ چنانچہ اگلے ہی روز میں ان کو ساتھ لے کر حضرت میاں صاحب سے ملا۔ ناصر صاحب سے مل کر خوشی کا اظہار فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ گاہے گاہے ان سے ملتے رہیں۔ اس طرح خادم اپنے آقا کے حضور حاضر ہوگیا۔ زمین زرخیز تھی بہت جلد حضور کا اعتماد حاصل کرلیا۔ وقت کے ساتھ ساتھ اعتماد میں اضافہ ہوتا گیا اور ماحول ربوہ کے معاملات مکرم ناصر ظفر صاحب اور چوہدری عبدالکریم صاحب نمبردار احمد نگر کے ذریعہ طے پانے لگے۔

مکرم ناصر صاحب سال ہا سال احمد نگر کے صدر رہے۔ احمد نگر میں زیادہ تر احمدی افراد جٹ برادری، کشمیری برادری اور ارائیں برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ ان لوگوں کے ساتھ ان کے ذاتی مراسم تھے۔ کشمیریوں کے تو وہ داماد بھی تھے اس طرح جماعت کے اتحاد میں وہ بہت حد تک کامیاب رہے۔ گاؤں کی نصف آبادی خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں پر مشتمل تھی۔ خاندان حضرت مسیح موعود کی زمین احمد نگر میں ہونے اور دوسرے احمدیوں کی جائیدادوں کی وجہ سے وہ گاؤں کی نصف سے بھی زیادہ زمینوں کے مالک تھے۔ دلیر اور حوصلہ مند قیادت جماعت کو میسر تھی اور ربوہ کا دستِ شفقت جماعت کے سر پر تھا۔ اس طرح نامساعد حالات کے باوجود بھی کبھی کسی سے دبنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی اور برابری کی سطح پر تمام معاملات طے ہوتے رہے اور جب تک جماعت کو ووٹ کا حق حاصل رہا ہمارے احمدی (حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب۔ چوہدری عبدالرحمان صاحب) بی۔ ڈی ممبر منتخب ہوتے رہے۔

اردگرد کے قومی اور صوبائی اسمبلی کے ممبران اور بی۔ ڈی ممبران سے مکرم ناصر ظفر صاحب کے ذاتی مراسم تھے۔ غلام حیدر بھروانہ، مہر دوست محمد لالی، مہر امتیاز لالی، نور سلطان اور حبیب سلطان وغیرہ سبھی کے ساتھ بہت اچھے تعلقات تھے۔ انہوں نے خلافت احمدیہ سے کوئی مدد لینا ہوتی یا جماعت پر کسی ابتلاء کے وقت اپنی ہمدردیاں جتانے کا موقعہ پیدا ہوتا تو ناصر صاحب مرحوم کا سہارا لیا جاتا۔ مہر نور سلطان صاحب اور مہر حبیب سلطان صاحب نے تو اپنے بچوں کی تربیت کے لئے ان کو ربوہ میں ہی مکان لے کر دیا اور اس طرح ربوہ میں رہتے ہوئے جماعت کے نظام کی پوری پابندی کی۔

ناصر صاحب انصاف پسند واقع ہوئے تھے۔ مشکل کے وقت لوگوں کے کام کرنا۔ پولیس وغیرہ کے معاملات میں ان کی مدد کرنے کا جذبہ بدرجہ اتم ان میں موجود تھا۔ جماعتی مفاد میں پولیس کے ساتھ ان کے بہت اچھے تعلقات تھے۔ ربوہ میں ان کی رہائش بھی پولیس تھانہ کے قریب ہی واقع تھی۔ اس لئے ان کے نخرے اٹھانا اور ان کی ذاتی ضروریات کو پورا کرنے میں کبھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی۔

ایک دفعہ احمد نگر میں بچوں میں جھگڑا پیدا ہوا جس میں ان کا اپنا بھی ایک بیٹا ملوث تھا۔ انہوں نے ایثار کا نمونہ اختیار کرتے ہوئے بھری مجلس میں اپنے بیٹے عزیز مبشر احمد صاحب کو حکم دیا کہ قطع نظر اس کے وہ قصوروار ہے یا نہیں دوسرے لڑکوں سے اظہار معذرت کرے اور معافی مانگے اور مبشر نے ایسا ہی کیا۔ اس سے ناصر ظفر صاحب کی انکساری اور انصاف پروری کا پتہ چلتا ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے ساتھ بھی ان کا خادمانہ سلوک آخر تک قائم رہا اور اسی تسلسل میں حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) سے بھی خادمانہ تعلقات استوار رہے۔ ایک دفعہ حضور کے ڈیرہ سے آپ کی ایک قیمتی گائے چوری ہوگئی۔ گائے کی قیمت سے زیادہ اصل جانور کا معاشرہ کی ریت میں واپس لانا مطلوب تھا۔ کام کٹھن تھا کیونکہ اس معاشرہ میں گیا ہوا جانور اصل شکل میں مڑوانا ایک مشکل امر ہے۔ اس کی تلاش اور واپسی کا کام مکرم ناصر ظفر صاحب اور نمبردار عبدالکریم صاحب کے سپرد ہوا ان دونوں نے دن رات ایک کر دیا اور گائے واپس لاکر اپنے آقا کی دعائیں حاصل کیں۔

اپنی ملازمت سے ریٹائر ہونے پر نظارت امور عامہ اور پھر دفتر صدر عمومی میں خدمات کا موقعہ ملا۔ افراد جماعت کے تنازعات نمٹانے ان کے سپرد تھے۔ انہوں نے ہمیشہ اپنی خداداد صلاحیت کے مطابق پہلے صلح کے مرحلہ کو ترجیح دی اور تنازع کے فیصلہ کی صورت میں انصاف اور عدل کو مدنظر رکھا۔

صحت آخر تک اچھی دکھائی دیتی تھی۔ صبح کی سیر کے عادی تھے کبھی پیدل اور کبھی سائیکل پر سیر کے لئے نکلتے سرِ راہ ملاقات ہوتی تو مسکراتے چہرے سے ملتے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے اور اعلیٰ علیّین میں جگہ دے اور ان کی اولاد کو ہمیشہ اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ آمین

روشنی میں تو پہنچ جا منزل مقصود تک
اے مسافر ڈھل رہا ہے آفتاب زندگی

غزل

اک ترا عشق مجھ کو کافی ہے
"اور جو کچھ بھی ہے اضافی ہے"

تجھ سے دل بے خبر نہیں رہتا
یہ ترے حسن کا صحافی ہے

عشق کو مانتا ہے دل، لیکن
عقل کا نوٹ اختلافی ہے

عشق میرا تری محبت کی
اصطلاحات کے منافی ہے

مَیں ہوا مرتکب محبت کا
جرم ناقابلِ معافی ہے

کھو گیا دل بھی، تُو بھی مل نہ سکا
ہرج ناممکنِ تلافی ہے

مَرضِ عشق ہی نہیں، ورنہ
ابنِ مریم کا دستِ شافی ہے

نور ہے دل کی روشنائی کا
یہ جو رنگینیٔ قوافی ہے

میر انجم پرویز

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم سیف الرحمٰن سیفی صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے چھوٹے بیٹے حارث رحمٰن واقف نو نے قرآن کریم کا پہلا دور 5 سال 9 ماہ میں ختم کر لیا ہے۔ عزیزم کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ محترمہ عابدہ رحمٰن صاحبہ کو ملی۔ تقریب آمین مورخہ 27 جنوری کو ارٹر 146 صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں منعقد ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم عزیز الرحمٰن خالد صاحب مربی سلسلہ نے بچے سے قرآن کریم سنا اور دعا کرائی۔ عزیزم مکرم حبیب الرحمٰن صاحب کا پوتا اور مکرم عبدالرفیق آصف صاحب جرمنی کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کیلئے یہ سعادت ہر لحاظ سے مبارک کرے اور قرآن کریم کو پڑھنے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

ولادت

مکرم شیخ خالد سہیل صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مورخہ 6۔اکتوبر 2012ء کو میرے منجھلے بھائی مکرم خالد شعیب صاحب و بھاوجہ مکرمہ فائزہ خالد صاحبہ کو پہلی بیٹی عطا کی ہے۔ جس کا نام نائرہ خالد رکھا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم شیخ مسعود احمد خالد صاحب کی پوتی اور مکرم پروفیسر شیخ محبوب عالم خالد صاحب سابق ناظر مال آمد کی نسل سے ہے۔ ننھیال کی طرف سے نومولودہ مکرم قریشی نصیر احمد بشیر صاحب مرحوم کی نواسی، حضرت حکیم شیخ محمد قریشی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اور محترم ماسٹر محمد شفیع اسلم صاحب درویش کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و تندرستی والی عمر دراز سے نوازے، نیک خادم دین اور ماں باپ کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایاجات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران واحباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

یک روزہ ورزشی پروگرام

(مجلس خدام الاحمدیہ ضلع میر پور خاص)

مکرم عدیل احمد ظہیر صاحب ناظم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ ضلع میر پور خاص تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 27 جنوری 2013ء کو خدام الاحمدیہ ضلع میر پور خاص کا بمقام گوٹھ چوہدری محمود احمد کا ایک روزہ ورزشی پروگرام منعقد ہوا۔ پروگرام آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس پروگرام میں ضلع بھر کی 6 مجالس کے 59 خدام نے شرکت کی۔ جبکہ مقابلہ جات میں 38 خدام نے ثابت قدمی، گولہ پھینکنا، تھالی پھینکنا اور میوزیکل چیئر کے ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ مقابلہ جات کے بعد نماز ظہر وعصر جمع کر کے ادا کی گئیں۔ نمازوں کے بعد تمام شاملین پروگرام احباب کو دوپہر کا کھانا کھلایا گیا۔ تقریب تقسیم انعامات کے مہمان خصوصی مکرم زبیر محمود صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع میر پور خاص نے اول، دوم اور سوم آنے والے خدام کو انعامات دیئے اور آنے والے معزز مہمانوں اور خدام کا شکریہ ادا کیا۔ خدا تعالیٰ تمام ان احباب کرام کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ جنہوں نے اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے کسی بھی قسم کی رہنمائی و معاونت کی۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم محمد شریف خان صاحب ترکہ مکرمہ رشیدہ تسنیم صاحبہ)

مکرم محمد شریف خان صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ محترمہ رشیدہ تسنیم صاحبہ وفات پا چکی ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 16 بلاک نمبر 8 محلہ دارالصدر برقبہ 2 کنال میں سے 1 کنال بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ خاکسار کے بچوں میں بحصص برابر منتقل کر دیا جائے۔ مجھے کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم محمد شریف خان صاحب (خاوند)
2۔ مکرم محمد ظفراللہ خان صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم محمد مسعود خان صاحب (بیٹا)
4۔ مکرمہ راشدہ سعدیہ احمد صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرم محمد راشد زبیر خان صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم اسد مقصود چوہدری صاحب واقف نو دارالصدر جنوبی تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب نمبردار آف چک متھرومہ پکہ (اسد میڈیسنز ربوہ) حال دارالصدر جنوبی مورخہ 18 جنوری 2013ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں چند روز علیل رہنے کے بعد بعمر 60 سال اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اسی روز بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر عمومی ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحوم ہمدرد، ملنسار، متوکل، خوددار، مالی قربانی میں پیش پیش رہنے والے اور نافع الناس وجود تھے۔ آپ خلافت سے بے پناہ عقیدت اور سلسلہ کی کتب سے گہرا لگاؤ رکھتے تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت اور احسان کا معاملہ کرتے ہوئے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے نیز آپ کے بچوں کو آپ کی تمام نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین

شکریہ احباب

مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب نارو ے حال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم عبدالغفور خالد صاحب کی وفات پر کثرت سے لوگ ہمارے گھر پر تعزیت کے لئے تشریف لائے اور ہمارے غم میں شریک ہوئے۔ اسی طرح بیرونی ممالک سے احمدی دوستوں اور عزیزوں کے تعزیتی ٹیلی فون موصول ہوتے رہے۔ خاکسار اپنی طرف سے اور اپنے سب بچوں کی طرف سب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ سب کو بہترین جزا عطا فرمائے اور اپنے فضلوں سے نوازے نیز ہمارے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمیں صبر جمیل عطا کرے، مرحوم کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے اور اس کی روح کو سکون عطا فرمائے۔ آمین

قرآن سیمینار

(جامعہ احمدیہ جرمنی)

مکرم محمد فاتح احمد ناصر صاحب نگران مجلس علمی جامعہ احمدیہ جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

مجلس علمی جامعہ احمدیہ جرمنی کو محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 21 دسمبر 2012ء کو قرآن سیمینار منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ محترم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مربی سلسلہ کو بطور مہمان خصوصی مدعو کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 21 دسمبر 2012ء کو پروگرام کا باقاعدہ آغاز صبح 8:15 بجے کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد پہلی تقریر عزیزم جناح الدین سیف طالب علم درجہ رابعہ نے بعنوان جمع و تدوین قرآن کریم کی۔ دوسری تقریر مکرم شمس اقبال صاحب استاد جامعہ احمدیہ جرمنی نے حفظ قرآن کریم کی اہمیت و برکات کے عنوان پر کی۔ ایک نظم کے بعد اس پروگرام کی آخری تقریر مکرم مولانا ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مربی سلسلہ نے قرآن کریم کے فضائل و برکات کے عنوان پر تقریر کی۔ پروگرام کے اختتام پر مکرم شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی نے تمام مہمانان اور حاضرین محفل کا شکریہ ادا کیا اور قرآن کریم کی اہمیت کو خاص طور پر پیش نظر رکھنے کی ہدایت فرمائی۔ آخر پر مہمان خصوصی نے دعا کروائی اور دعا سے اس بابرکت محفل کا اختتام ہوا۔ پروگرام کے بعد تمام حاضرین کیلئے ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم خالد محمود صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع گجرات کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

گوندل کے ساتھ پچاس سال

گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی

بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ

فون: 0300-7709458,0301-7979258, 6212758

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

5 مارچ 2013ء

12:35 am ریئل ٹاک
1:35 am راہ ہدیٰ
2:05 am خطبہ جمعہ
3:00 am جلسہ سالانہ قادیان
4:40 am سیرت حضرت مسیح موعود
5:10 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:30 am تلاوت قرآن کریم
5:40 am ان سائیٹ
6:05 am الترتیل
6:35 am امریکی کانگریس سے خطاب
7:50 am کڈز ٹائم
8:20 am خطبہ جمعہ
9:15 am جلسہ سالانہ قادیان
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم، درس حدیث
11:30am یسرنا القرآن
12:00pm گلشن وقف نو
1:10 pm ان سائیٹ
1:30 pm آئل پینٹنگ
2:00 pm سوال وجواب
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm سندھی سروس
5:05 pm تلاوت قرآن کریم
5:30 pm یسرنا القرآن
6:00 pm ریئل ٹاک
7:00 pm بنگلہ پروگرام
8:15 pm سپینش سروس
8:55pm علم الابدان
9:30 pm سیرت النبی ﷺ
10:00pm فرنچ پروگرام
10:30pm یسرنا القرآن
11:00pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20pm گلشن وقف نو

6 مارچ 2013ء

12:45 am عربی سروس
1:30 am ان سائیٹ
2:00 am علم الابدان
2:30 am آئل پینٹنگ
3:15 am سیرت النبی ﷺ
4:00 am سوال وجواب
5:00 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم، درس حدیث
5:50 am یسرنا القرآن
6:15 am گلشن وقف نو
7:30 am فرنچ پروگرام
8:00 am آئل پینٹنگ
8:40 am علم الابدان
9:00 am سیرت النبی ﷺ
9:45 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:15 am درس مجموعہ اشتہارات
11:30 am الترتیل
12:00pm افتتاح بیت الواحد فیلتھم
1:00 pm ریئل ٹاک
2:00 pm سوال وجواب
3:05 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm سواحیلی سروس
5:05 pm تلاوت قرآن کریم
5:15 pm درس مجموعہ اشتہارات
5:35 pm الترتیل
5:55 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 18 مئی 2007ء
6:50 pm بنگلہ پروگرام
7:55 pm فقہی مسائل
8:20 pm کڈز ٹائم
8:50 pm فیتھ میٹرز
9:50 pm میدان عمل کی کہانی
10:45pm الترتیل
11:10pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30pm افتتاح بیت الواحد فیلتھم

ربوہ میں طلوع وغروب 25۔فروری

طلوع فجر	5:14
طلوع آفتاب	6:39
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	6:05

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہوجاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

رنگوں کی دنیا میں ایک نیا نام
وردہ فیبرکس
چیلنج ریٹ۔ فکس پرائز
گل احمد لان، داؤد کلاسک لان کرینیکل دوپٹہ لان ثنا سلمہ لان، چکن برایزہ لان، فائن سٹار لان، لالہ کلاسک لان، اتحاد لان، فردوس لان، رنگولی لان، برکھا لان، Five سٹار کلاسک لان، سوئس لان 2013ء کے نئے ڈیزائن آگئے ہیں۔
ہم وہ Package دیتے ہیں جو فون والے بھی نہیں دیتے
5 سوٹ خریدنے پر ایک عدد سوٹ بالکل فری
رنگ کی گارنٹی کے ساتھ
کلر فیڈ ہونے کی صورت میں سوٹ قابل واپسی ہوگا
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ نزد Allid Bank
عاطف احمد: 047-6213883,0333-6711362

FR-10

مغل بینکویٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔ وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
047-6212515
0300-7703500

Skylite Training Institute Of Information Technology
سکائی لائٹ انسٹیٹیوٹ کے زیر اہتمام کمپیوٹر کورسز کا اجرا ہو چکا ہے
JOB OPPORTUNITIES
MBA اور Graduates کے لیے : آج ہی رابطہ کریں
25000 سے 50000 تک کمانے کا موقع : jobs@skylite.com
داخلے جاری ہیں
مناسب فیس
انتہائی پروفیشنل ٹیچرز، بہترین کلاس روم اور لیب
کمپیوٹر بیسک | مائیکروسافٹ آفس | ویب ڈویلپمنٹ | آن لائن مارکیٹنگ | گرافکس ڈیزائننگ
4/14 سیکنڈ فلور، گول بازار ربوہ۔ Skylite Communications 047-6215742

CENTRE FOR CHRONIC DISEASES
FB FINE & THE BEST
ٹیومرز، دل، گردے، مثانے، سانس، مرگی، بچوں کی قبض، دمہ، چڑچڑاپن۔ ایام کی خرابیاں اور دیگر امراض کیلئے اعتماد کے ساتھ تشریف لائیں۔
ہمارے ہاں تمام زنانہ، بچگانہ، مردانہ بیماریوں کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے
کلینک کے اوقات صبح 10: تا 1 بجے دوپہر عصر تا عشاء
047-6005688,0300-7705078
پتہ: طارق مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
نوٹ: یہاں صرف نسخہ تجویز کیا جاتا ہے